وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے نام

فقیہ العصر حضرت مفتی سید عبد الشکور ترمذی قدس سرہ

ایک کھلا خط بنام سابق وزیر اعلیٰ پنجاب

مکرمی جناب غلام حیدر وائیں صاحب جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم لیگ

(وزیر اعلیٰ پنجاب)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ　　　　مزاج گرامی؟

اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوتا رہا کہ آپ کا کنونشن علماءِ پنجاب اور اس سے پہلے کنونشن مشائخ، بحیثیت مجموعی کامیاب رہا، اس پر آپ یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ نے صوبائی کنونشن میں کہا ہے کہ: مسلم لیگ علماء ومشائخ کو اپنی سیاست کیلئے استعمال نہیں کرے گی بلکہ نظام اسلام کے نفاذ کیلئے ان سے رہنمائی حاصل کرے گی (نوائے وقت ص ۷۔ ۴ صفر ۱۴۱۳ھ۔)

ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ وعدہ کے مطابق آپ اور آپ کی جماعت مسلم لیگ پاکستان میں نظام اسلام کے قیام اور پاکستان کے استحکام کیلئے علماء کرام اور مشائخ عظام کی رہنمائی میں کام کرتی اور کامیابی حاصل کرتی رہے۔ اس وعدہ کا تقاضا ہے کہ ملک میں آئینی طور پر اسلام کو سپریم لاء قرار دیا جائے اور شریعت بنچ کے فیصلہ کے مطابق فی الفور سود کے خاتمہ کا عملی مظاہرہ کیا جائے اور سپریم کورٹ کی اپیل کو واپس لیا جائے۔

تحریک پاکستان میں علماء کرام کا حصہ

آپ کو معلوم ہوگا کہ تحریک پاکستان میں علماء کرام اور مشائخ عظام نے مسلم لیگ کے ساتھ بھر پور مثالی تعاون کیا اور مسلم لیگ کو ہر طرح سے کامیابی سے ہمکنار کیا۔

آج پھر اگر عمائدین مسلم لیگ مقصد پاکستان نظام اسلام کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کیلئے عملی اقدام کریں تو علماء اور مشائخ سمیت پوری ملت اسلامیہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں گے، مگر افسوس کے ساتھ اس تلخ حقیقت کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے اکثر رہنماؤں نے قیام پاکستان کے اس عظیم مقصد کو فراموش کر کے اپنی ذاتی اغراض و مفادات کے پیش نظر اپنی ملی اور سیاسی جماعت مسلم لیگ کو اس کے اصلی مقصد سے ہٹا کر اس کو غلط راستے پر ڈال دیا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے اور حصے بخرے کر دیئے۔

ٹولیوں میں بٹی ہوئی مسلم لیگ کی شیرازہ بندی کی ضرورت

اب اس کی سخت ضرورت ہے کہ تمام مسلم لیگیوں کو ایک پیلٹ فارم پر جمع کیا جائے اور ٹولیوں میں بٹی ہوئی مسلم لیگ کی شیرازہ بندی کی جائے جب تک اس ملی جماعت کی اجتماعیت اور مرکزیت قائم نہ ہوگی اس وقت تک مخالفین پر پوری طرح اس کا رعب قائم نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس سے مطلوبہ مقاصد حاصل ہوسکتے ہیں، مشائخ عظام اور علماء کرام کو بھی ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا یہی مؤثر

اور واحد ذریعہ ہے کہ مسلم لیگ کی شیرازہ بندی کر کے اس کو اس کے مقصد یعنی نظام اسلام کے حصول کی طرف لگا دیا جائے اور اس کا بھولا ہوا سبق اس کو یاد دلایا جائے اس کے بغیر علماء کرام کا مسلم لیگ کی حمایت پر اجتماع قطعاً ناممکن ہے۔

ہمارے اکابر علماء کرام نے ہمیشہ مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی

ہمارے اکابر علمائے کرام حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ اور دیگر سینکڑوں علمائے کرام نے ہمیشہ تحریک پاکستان کا ساتھ دیا اور صوبہ سرحد اور سلہٹ کے ریفرنڈم میں خصوصیت کے ساتھ مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی اور بحمد اللہ مسلم لیگ کو کامیابی حاصل ہوئی۔

جناب لیاقت علی خان مرحوم جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کے حلقہ انتخاب ۱۹۴۶ء میں خصوصیت کے ساتھ مؤخر الذکر تینوں بزرگوں اور ان کے ہزاروں معتقدین نے کانفرنسیں اور جلسے کئے، خدا کے فضل سے لیاقت علی خان مرحوم اس اقلیتی حلقہ انتخاب میں کانگریسی امیدوار سعید احمد کاظمی ایڈووکیٹ کے بالمقابل کامیاب ہوئے۔

لیاقت علی خان مرحوم کا خراجِ تحسین اور اعترافِ حقیقت

حضرات علماء کرام کی کارکردگی کا اعتراف اس چٹھی سے بھی ہوتا ہے جو

جناب لیاقت علی خان مرحوم نے آل انڈیا مسلم لیگ دریا گنج دہلی کے دفتر سے

والسلام مع الاحترام

لیاقت علی خان (تذکرۃ الظفر ص ۲۷۹)

قائد ملت لیاقت علی خان کا حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کو خراج تحسین درحقیقت سب ہی علماء کرام کی خدمات کا اعتراف تھا اور ان لوگوں کیلئے جو یہ کہتے ہیں کہ "پاکستان کیلئے قربانیاں دینے والوں میں مُلّا کہیں نظر نہیں آیا" اور اس طرح وہ پاکستان سے علماء کا اثر ورسوخ مٹانے کے درپے ہیں سرمۂ بصیرت اور تازیانۂ عبرت بھی ہے"

حضرت تھانویؒ کے متوسلین کی حمایتِ مسلم لیگ

واقعہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ اور ان کے متوسلین کی حمایت نے مسلم لیگ میں ایک نئی روح پھونک دی تھی اس کا اعتراف اس وقت کے تقریباً تمام عمائدین مسلم لیگ کو تھا مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے پاکستان الیکشن کے سلسلہ میں ڈھاکہ یونیورسٹی سے رخصت لے کر تقریباً چار ماہ تک ہندوستان کا مسلسل طوفانی دورہ کیا تھا ہر روز جلسہ ہوتا تھا بلکہ ایک دن میں کئی کئی جلسے ہوتے تھے صبح کو کسی جگہ شام کو کسی جگہ رات کو کسی جگہ اور ان کا بہت بڑا اثر ہوا تھا ایسے ہی بیانات اور طوفانی دوروں سے ہوا کا رخ بدلا تھا تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تذکرۃ الظفر (تالیف احقر)

رسمِ پرچم کشائی

علماء کرام کی اسی حمایت اور خدمت کا اعتراف تھا کہ قائد اعظم نے کراچی میں پاکستان کی پہلی پرچم کشائی کی رسم حضرت العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سے اور ڈھاکہ میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ سے ادا کرائی تھی۔

دستور اسلامی کی تدوین میں علماء کرام کا تعاون

قیام پاکستان کے بعد اسلامی آئین کی تدوین کے سلسلہ میں علماء کرام نے جو مسلم لیگی حکومت کے ساتھ تعاون کیا اور جو نمایاں خدمات انجام دیں اس کی تفصیل طویل ہے، مختصر یہ کہ ہمارے اکابر علماء قائدین مسلم لیگ کو اس سلسلہ میں ہمیشہ توجہ دلاتے رہے ہیں۔

۱۱ر جون ۱۹۴۷ء کو علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ وغیرہ کی ملاقات دہلی میں قائداعظم سے ہوئی۔ قائداعظم سے پاکستان میں آئینِ اسلام نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا پھر ۱۹۴۸ء میں قائداعظم کے دورۂ مشرقی پاکستان کے موقع پر بھی ان کو اس طرف توجہ دلائی گئی۔

قرارداد مقاصد سے بھی پہلے

قرارداد مقاصد سے بھی پہلے ۱۹۴۸ء میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی زیر ہدایت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا مناظر احسن گیلانی، ڈاکٹر حمید اللہ حیدر آبادی وغیرہ نے تین مہینہ کی محنت میں پاکستان کیلئے دستوری خاکہ مرتب کیا تھا۔ عوام اور علماء کرام دونوں کی امیدیں قائداعظم سے وابستہ تھیں، مگر ۱۱ر ستمبر ۱۹۴۸ء کو وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، علامہ عثمانیؒ نے پاکستان کے دستور کو قرآن وسنت کے ڈھانچے میں ڈھالنے کیلئے جو ابتدائی کام کرایا تھا اس کو شدید دھچکا لگا۔

کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام

پھر بھی علامہ عثمانیؒ نے ۹/۱۰ فروری ۱۹۴۹ء کو ڈھاکہ میں ایک عظیم کانفرنس بلائی اور اس سلسلے میں بصیرت افروز خطبۂ صدارت پڑھا اور حکومت پر آئین اسلام کیلئے زور دیا۔

قرارداد مقاصد کی منظوری

چنانچہ انہی کوششوں کے نتیجہ میں مارچ ۱۹۴۹ء میں قائد ملت وزیر اعظم لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے پہلی دستور ساز اسمبلی سے ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو بڑی جامع تاریخی قرارداد مقاصد منظور کرالی جس کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے بعد میں آئین پاکستان کا حصہ قرار دیدیا اس قرارداد کے مسودہ تیار کرنے اور اس کے منظور کرانے میں دوسرے علماء کرام کے علاوہ شیخ الاسلام مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی محنت اور عرق ریزی کا بڑا دخل تھا۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی

لیاقت علی خان مرحوم نے قرارداد مقاصد منظور کرانے کے بعد آئین کے بنیادی اصولوں کی کمیٹی تشکیل کرائی تھی جس کا کام یہ تھا کہ وہ پاکستان کے دستور کا قرآن وسنت کے مطابق خاکہ تیار کرے مگر وہ خاکہ قرآن وسنت کے مزاج کے مطابق تیار نہ ہوسکا۔

۲۲/نکاتی متفقہ دستور

اس لئے ۱۹۵۱ء میں مولانا احتشام الحق ؒ نے ہر مکتبہ فکر کے علماء کو کراچی میں جمع کیا جس میں ۳۳ علماء کرام کے دستخطوں سے بائیس نکاتی دستور متفقہ طور پر بنا کر حکومت کو بھیج دیا گیا۔

بورڈ آف تعلیماتِ اسلام

قراداد پاکستان کی منظوری کے بعد پاکستان کا دستور کتاب وسنت کے مطابق بنانا اصولاً لازمی ہوگیا تھا اس عظیم کام کیلئے ماہرین کی ضرورت تھی۔ علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ ۱۳/دسمبر ۱۹۴۹ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے تھے مگر انہوں نے ۱۹۴۹ء میں جس بورڈ کی تجویز پیش کی تھی ارباب حل وعقد نے اس کی منظوری دیدی اور اس بورڈ کی صدارت کیلئے نظر انتخاب حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے خلیفہ علامہ سید سلیمان ندوی سابق قاضی القضاۃ بھوپال (انڈیا) پر پڑی جناب لیاقت علی خان وزیر اعظم اور خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ کی کوششوں کے باوجود جب وہ یہاں آنے پر آمادہ نہ ہوئے تو پھر وزیر اعظم نے مولانا احتشام الحق تھانویؒ کو بھوپال بھیجا اور انہوں نے سید صاحب کو تعلیمات اسلامی بورڈ کی صدارت اور دستور اسلامی میں تعاون پر آمادہ کیا۔ چنانچہ جون ۱۹۵۰ء میں سید سلیمان ندوی صاحب پاکستان آ گئے یہ بورڈ مفتی محمد شفیع صاحبؒ سید سلیمان صاحبؒ وغیرہ چھ افراد پر مشتمل تھا اور ۹/اگست ۱۹۴۹ء سے اپریل ۱۹۵۴ء تک تقریباً ساڑھے چار سال

نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ دستور پاکستان کیلئے سفارشات پیش کرتا رہا لیکن افسوس کہ اس بورڈ کی تمام سفارشات کسی بھی دور کے آئین میں نہ تو روبہ عمل لائی گئیں اور نہ ہی انہیں ارباب حل وعقد نے شائع کیا البتہ ۱۹۵۶ء اور ۱۹۷۳ء کے آئین میں کسی حد تک ان کی جھلک موجود ہے (البلاغ مفتی اعظم نمبر)

لاء کمیشن

بورڈ آف تعلیمات اسلام کا تعلق تو صرف دستور کی حد تک تھا موجودہ قوانین کو اسلامی ڈھانچہ میں ڈھالنے کیلئے علامہ سید سلیمان ندویؒ نے حکومت پر زور دیا تو ۱۹۵۰ء کے آخر میں لاء کمیشن بنایا گیا جسٹس رشید اور جسٹس میمن ماہر قانون کی حیثیت سے اس بورڈ میں شریک تھے۔

حضرت سید صاحب نے اپنی رکنیت کیلئے یہ شرط رکھدی تھی کہ ماہر اسلامی قانون کی حیثیت سے مفتی محمد شفیع صاحب کو بھی کمیٹی کا رکن بنایا جائے چنانچہ آپ کو اس کی رکنیت بھی قبول کرنی پڑی۔ (البلاغ مفتی اعظم نمبر)

واقعہ یہ ہے کہ تحریک پاکستان کے سلسلہ میں خصوصاً ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک کے عشرہ میں قائد اعظم اور علماء کرام اور مشائخ عظام کی مشترکہ قیادت ورہنمائی میں مسلمانان ہندوستان نے عظیم مثالی مملکتِ پاکستان حاصل کی اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک طرف تو پاکستان کا باقاعدہ تصور علامہ اقبالؒ نے اپنے خطبہ صدارت الہٰ آباد ۱۹۳۰ء میں مسلمانوں کو دیا اور مسلم لیگ نے اس کو اپنا

مطمح نظر اور مقصد بنا کر مسلمانانِ ہند کو اس کیلئے تیار کیا تو دوسری طرف بقول علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ ۱۹۲۸ء کے لگ بھگ میں اسلامی مملکت کا تصور اسلامی احکامات کے نفاذ کیلئے حکیم الامت علامہ اشرف علی تھانویؒ بھی دے رہے تھے۔

(دیکھو آپ بیتی عبدالماجد دریا آبادی ص ۳۴)

مسلم لیگ کی کانگریس سے علیحدگی

مسلم لیگ کی بنیاد ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ میں رکھی گئی اور اس وقت سے اس کی قیادت مختلف ہاتھوں میں آتی رہی جیسا کہ ہر سیاسی جماعت کا یہی حال ہوتا ہے کچھ دنوں کانگریس کے ساتھ بھی اس کا اشتراکِ عمل رہا مسلم لیگ نے کانگریس سے علیحدہ ہوکر دوقومی نظریہ کی بنیاد پر پہلا الیکشن غالباً ۱۹۳۸ء میں جھانسی میں لڑا اور کامیابی حاصل کی جس کی مبارکبادی کیلئے مولانا شوکت علی وغیرہ عمائدین مسلم لیگ تھانہ بھون حضرت حکیم الامتؒ کی خدمت میں آئے تھے حضرت تھانویؒ ہمیشہ سے ہی مسلمانوں کی علیحدہ تنظیم اور دوقومی نظریہ کے سختی سے حامی تھے اس خوشی میں شہر میں جلسہ عام بھی کیا تھا اس میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے اپنا تائیدی مفصل بیان حضرت کی طرف سے دیا اور پھر حضرت تھانویؒ اور ان کے متوسلین ہمیشہ تحریر وتقریر سے مسلم لیگ کی تائید کرتے رہے، حضرت تھانویؒ قائد اعظم کے نام خطوط بھی ارسال کرتے رہے، بعض وفود میں میرے والد ماجد مولانا مفتی سید عبدالکریم گمتھلویؒ کا اسم گرامی بھی دوسرے علماء کے ساتھ تجویز

ہوا تھا جس کی تفصیل بہت طویل ہے اور مطبوعہ ریکارڈ دفتر مجلس صیانۃ المسلمین جامعہ اشرفیہ لاہور میں موجود ہے۔

پاکستان تمام مسلمانوں کی مجموعی مساعی کا ثمرہ ہے

غرضیکہ تحریک پاکستان میں علماء کرام مسلم لیگ کے ساتھ دوش بدوش کام کرتے رہے اور بھرپور حصہ لیتے رہے اس لئے یہ پاکستان تمام مسلمانوں کی مجموعی مساعی کا ثمرہ اور نتیجہ ہے کسی ایک دو شخصیت اگرچہ اس کا کردار کتنا عظیم اور اس کی خدمات کتنی ہی بلند کیوں نہ ہوں، کی سعی کا ثمرہ نہیں کہلایا جا سکتا اور نہ ہی اس کو کسی شخصیت کی ذاتی جاگیر قرار دیا جا سکتا ہے اس لئے کسی کے شخصی افکار و خیالات اور عقائد پر اس کے نظام کی بنیاد بھی نہیں رکھی جا سکتی بلکہ ایسا کرنا یا کہنا اس کے وسیع دائرے اور اس کی وسیع حیثیتِ عمل کو تنگی میں تبدیل کرنا ہے۔

بہرحال مسلم لیگ کے زعماء سے باادب گذارش ہے کہ پاکستان کی وسعت اور ہمہ گیر نفع کیلئے اس کو کسی شخص یا ذاتی تخیل کا مرہون منت نہ قرار دیا جایا کرے اور تقریروں اور تحریروں میں ایسے الفاظ سے پرہیز ہی مناسب معلوم ہوتا ہے جس سے کسی کی ذاتی جاگیر کی بو آتی ہو اور اس سے مخالفین غلط فائدہ اٹھا سکتے ہوں۔

قرآن وسنت پر مبنی نظام

قرآن وسنت پر مبنی نظامِ اسلام یقیناً مسلمانوں کی انفرادی واجتماعی تمام

ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے کافی ہے مگر ہمیں اپنی ضرورتوں کو قرآن وسنت کے موافق بنانے کی ضرورت ہے نہ کہ قرآن وسنت کو اپنی ضرورتوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنا، یہ کام ماہرین علوم اسلامیہ کا ہے، ہر شخص کا اس میں دخل دینا اور رائے زنی کرنا اس سے اختلاف کی خلیج تو وسیع ہوسکتی ہے مگر مسئلے کا حل نہیں ڈھونڈا جاسکتا کیونکہ مسئلہ اس فن کے ماہرین سے ہی حل ہوسکتا ہے اس کیلئے آئینی طور پر نظریاتی اسلامی کونسل قائم ہے پھر نہ معلوم ہر شخص کے بیانات سے اختلاف کی خلیج کیوں وسیع کی جاتی ہے۔

خلاصہ گذارش

جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ مسلم لیگ استحکام پاکستان کے ساتھ اسلامی نظام کیلئے علماء کرام اور مشائخ عظام کی رہنمائی میں ہمہ تن مصروف ہوجائے اور اس کا ہر ممبر اور ہر رکن اس کیلئے جدوجہد کرے اس کیلئے قانونی طور پر درج ذیل امور پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

(۱) آئینی طور پر قومی اسمبلی سے اسلام کو سپریم لاء قرار دیا جائے اور اس میں کسی قسم کا استثناء اور شرط کو روا نہ رکھا جائے۔

(۲) شریعت بنچ کے فیصلہ کے مطابق فوری طور پر عملاً سود کا خاتمہ کیا جائے اور سپریم کورٹ سے اپیل کو واپس لیا جائے۔

(۳) اسلامی نظریاتی کونسل نے آج تک جتنا کام کیا ہے اس سب کو بروئے کار لانا اور اس سب پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۴) علماء کرام اور مشائخ عظام کی شرعی رہنمائی کو شرعی امور میں اہمیت اور فوقیت دی جائے صرف رسمی طور پر رائے کا حاصل کر لینا ہی کافی نہ سمجھا جایا کرے بلکہ جس طرح ہر محکمہ میں اس محکمے کے ماہرین کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے اسی طرح شرعی امور میں علماء کرام کی رائے کو سب سے زیادہ اہمیت دی جایا کرے اور بطور اصول کے اس کو مسلم لیگ کے راہنما اصول میں شامل کیا جائے۔

یہ عریضہ تحریک پاکستان اور اس میں اسلام کی مختصر تاریخ بھی ہے اور آزادی کے موقع پر تحفۂ مبارکبادی کے ساتھ آئندہ کیلئے لائحہ عمل تجویز کرنے کا خاکہ بھی، امید ہے کہ آپ اس پر ضرور غور فرمائیں گے مجھے اندازہ ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہمہ وقت بہت مصروف رہتے ہیں مگر یہ عریضہ آپ کی ذمہ داریوں میں آپ کیلئے مددگار ثابت ہوگا، اس لئے اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر ایک نظر اس پر ڈال لی جائے'' کنونشن میں حاضری کی بجائے احقر نے اس عریضہ کو اہمیت دی ہے اور اس کیلئے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکالا ہے اور اس کی عام اشاعت کا بھی ارادہ ہے۔

والسلام مع الاکرام

سید عبدالشکور ترمذی

مہتمم مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہیوال، ضلع سرگودھا

و رکن مرکزی شوریٰ مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان